72841-خاوند بیوی سے قرض لے کر اپنے والدین کو اشیاء خریدنے کے لیے دیتا ہے

سوال

ایسے خاوند کے متعلق شریعت کی رائے کیا ہے جو اپنا مال اپنے گھر اور خاندان والوں کے دے کہ وہ غیر اساسی اشیاء کی خریداری کریں، حالانکہ خود اس پر قرض ہے، اور وہ اپنا قرض ادا کرنے کے لیے بیوی سے قرض لیتا رہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اکثر لوگ سوال کرتے وقت یہ کہتے ہیں کہ : اس میں شریعت یا دین کی رائے کیا ہے، ان الفاظ کے معانی صحیح نہیں لہذا مسلمان شخص کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرنا ہی اولی و بہتر ہے.

شیخ بکر ابو زید حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"غلط قسم کی نئی پیدا شدہ اصطلاحات "دین کی رائے" جیسے الفاظ شامل ہیں، رائے اساسی طور پر تدبر اور تفکر پر مبنی ہے، اور ان لوگوں کا قول "دین کی رائے" اور اسلام کی رائے" اور شریعت کی رائے" جیسے الفاظ بھی اسی میں شامل ہیں، اور یہ ان الفاظ میں سے ہیں جو چودھویں صدی ہجری کے آخر میں شائع و مشہور ہوئے ہیں، اور شرعی طور پر ان کا اطلاق مرفوض ہے؛ کیونکہ رائے تو صحیح اور خطا دونوں ہو سکتی ہیں، اس لیے اسے اللہ تعالی نے جو کتاب اللہ اور سنت رسول میں جو اللہ نے فیصلے کیے ہیں پر اطلاق کرنا ممنوع ہے، اسے تو دین اسلام کہا جائیگا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{یقینا اللہ تعالی کے ہاں دین اسلام ہی ہے}.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے :

{اور کسی بھی مومن مرد اور مومن عورت کے شایان شان نہیں کہ جب اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی فیصلہ کر دیں ت وانہیں اپنے معاملہ میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا}۔الاحزاب (36).

اس لیے بندوں میں اللہ تعالی کے قوانین و تشریع کو اللہ کا حکم اور اس کا امر، اور اس کی نہی اور فیصلہ کہا جائیگا، اور جو ایسا نہیں اسے رائے کہا جائیگا، اور رائے میں غلطی اور صحیح دونوں کا گمان ہوتا ہے.

لیکن اگر کوئی حکم اجتہاد سے صادر ہوا ہو ت واسے دین کی رائے نہیں کہا جائیگا، بلکہ اسے مجتہد یا عالم دین کی رائے کہا جائیگا؛ کیونکہ اس میں اختلاف ہے اور دو یا مختلف اقوال میں سے ایک ہی حق ہو گا سب نہیں.

اس کے متعلق آپ شیخ محمد بن ابراہیم شقرۃ کی کتاب "تنویر الافہام لبعض مفاھیم الاسلام" (61-73) کا مطالعہ کریں. انتہی مختصرا

دیکھیں : *معجم المناهي اللفظية* (223-224) طبعہ اول.

دوم :

اولاد کے لیے اپنے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے، اور یہ وجوب کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے.

مزید تفصیل آپ سوال نمبر (111892) میں دیکھیں.

والدین کے لیے اولاد پر نفقہ واجب ہونے کی کچھ شروط ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ : بیٹا خرچ کرنے پر قادر ہو، اور والد عاجز یا فقر یا کمائی نہ کر سکنے کی بنا پر ضرورتمند ہو.

اس خاوند کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اگر وہ اپنے ضرورتمند والدین پر ضروری اخراجات کی مد میں خرچ کرتا ہے تو اس کا اسے اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاں اجر عظیم حاصل ہوگا، چاہے اس کے لیے اسے مال کہیں سے ادھار بھی لینا پڑے لیکن اگر اس کے والدین ضروری نفقہ کے محتاج نہیں، اور وہ ان کی غیر ضروری اشیاء خریدنے کے لیے ان پر خرچ کر رہا ہے تو اس بیٹے پر اپنے آپ پر متنبہ ہونا واجب ہے، اور اس کے لیے اسے بغیر کسی ضرورت و حاجت کے قرض نہیں لینا چاہیے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاں قرض کو بہت اہمیت حاصل ہے، اور پھر صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" شہید کو ہر چیز بخش دی جاتی ہے لیکن قرض نہیں معاف کیا جاتا "

تو پھر ایسا شخص جو اللہ کی راہ میں قتل و شہید ہی نہیں ہوا اور اسے عام موت آئی اس کے متعلق کیا ہوگا ؟!

جی ہاں اگر اس کے پاس مال زائد ہو اور وہ اپنے والدین کے لیے مباح اور غیر ضروری اشیاء خرید کر انہیں وسعت دینا چاہتا ہو تو پھر وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اپنی جان کے ساتھ برا سلوک نہیں کر رہا.

لیکن اگر وہ اپنے مال کی بجائے کسی دوسرے یعنی بیوی وغیرہ کا مال صرف کرے تو پھر وہ اپنے ساتھ اچھا نہیں کر رہا کیونکہ اس نے اپنے آپ پر اتنا بوجھ ڈالا ہے جس کا وہ متحمل نہ تھا.

اسے چاہیے کہ وہ اپنے والدین سے بڑے بہتر اور اچھے انداز اور رویہ میں معذرت کر لے کہ وہ جو کچھ چاہتے ہیں انہیں دینے کی استطاعت و طاقت نہیں رکھتا، اور وہ والدین سے وعدہ کرے کہ اللہ جب بھی اسے اپنی اور بیوی بچوں کی ضروریات سے زائد مال دے گا تو وہ انہیں ضرور دے گا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{ **اور اگر تجھے ان سے بے توجہی کرنی ہی لے، اپنے رب کی کسی رحمت کی تلاش کی وجہ سے، جس کی تو امید رکھتا ہو تو ان سے وہ بات کہہ جس میں آسانی ہو** }. الاسراء (28).

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یعنی جب آپ کے اقرباء و رشتہ دار اور جن کے بارہ میں ہم نے آپ کو دینے کا حکم دیا وہ تجھ سے مانگیں، اور آپ کے پاس انہیں دینے کے لیے کچھ نہ ہو اور آپ نفقہ نہ ہونے کی بنا پر ان سے اعراض کر لیں " تو انہیں آسان سی بات کہو " یعنی ان سے آسانی کا وعدہ کر لو، کہ اگر اللہ کا رزق آیا تو ان شاء اللہ ہم تم سے صلہ رحمی ضروری کریں گے " انتہی

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (3/52).

واللہ اعلم.